Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۹۴۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳/۷۸ | ہفتہ ۷/ ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ ' ۲۵ تبوک ۱۳۷۲ھش ' ۲۵ ستمبر ۱۹۹۳ء نمبر ۲۱۳

خدا تعالیٰ کی طرف قدم بڑھاؤ

سواے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سنو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ۔ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اللہ کی نصرت کی ہوائیں جھکڑ میں تبدیل ہو رہی ہیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ کا خلاصہ جو ۱۷۔ ستمبر ۱۹۹۳ء کو بیت الفضل لندن سے چار مواصلاتی سیاروں کے ذریعے دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ربوہ: ۱۷۔ ستمبر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ اللہ کی نصرت کی ہوائیں اب تیز جھکڑوں میں تبدیل ہو رہی ہیں اس لئے دعوت الی اللہ کے لئے اپنی کوششوں کو تیز کر دیں۔ نیکی کی نصیحت کریں خود نیک بنیں۔ بدیوں سے بچنے کی تلقین کریں اور خود بچیں اور پھر دعوت الی اللہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ وہ انقلاب جو جماعت احمدیہ کے ذریعے رونما ہونا ہے اور ابھی دور ہے وہ تیزی سے آپ کے پاس آجائے گا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ نے یہ ارشادات اس خطبہ میں فرمائے جو ۱۷۔ ستمبر ۱۹۹۳ء کو بیت الفضل لندن سے ارشاد فرمایا اور جو حسب معمول دنیا بھر میں چار مواصلاتی سیاروں کے ذریعے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں فرمایا آج مجلس انصار اللہ برطانیہ کا تین روزہ سالانہ اجتماع شروع ہو رہا ہے اس کے علاوہ تھرپارکر' خوشاب' گوجرانوالہ کے اضلاع میں اور ٹوبہ ٹیک سنگھ 'مظفر آباد' جھنگ' راجن پور وغیرہ علاقوں میں بھی اجتماعات ہو رہے ہیں ان سب نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ ان کے نام بھی اس خطبہ میں کچھ نصائح کی جائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ کے کلام میں بہترین قوم ہونے کا ذکر کرتے ہوئے اس کی خصوصیات یہ بتائی گئی ہیں کہ وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور بدی سے روکتے ہیں اور اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔ یہاں پر کلام الٰہی کے معمول کے برعکس ایمان کا ذکر بعد میں ہے اور اعمال صالحہ کا ذکر پہلے ہے۔ اس میں ضرور کوئی اہم حکمت ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا امر واقعہ یہی ہے کہ آج کی دنیا میں مسلمانوں سے زیادہ خدمت خلق کے کام وہ قومیں کر رہی ہیں جن کو ایمان نصیب نہیں۔ یہاں پر انہی کا ذکر کیا گیا ہے کہ کاش خدمت خلق کرنے والے ایمان بھی لاتے مگر ان میں سے اکثر فاسق ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جماعت احمدیہ اپنی بساط کے مطابق دنیا بھر میں خدمت خلق کے میدان میں خدمات بجالا رہی ہے۔ مگر ہمارے وسائل بہت محدود ہیں ایک بوسنیا ہی کی ذمہ داریاں اتنی ہیں کہ ہم اپنے دل کی طمانیت کے مطابق کام نہیں کر سکتے۔ لیکن اس کا ایک دوسرا پہلو وہ ہے جو ہم نے کیا ہے وہ یہ ہے کہ دنیا کو اس طرف متوجہ کرنے میں خاصی کامیابی حاصل کی ہے۔ بار بار کوششوں سے خطوط لکھ کر دنیا کے با اثر افراد کو بتایا ہے کہ آج کی تاریخ میں ایک معصوم قوم پر حد سے زیادہ ظلم کیا جا رہا ہے اگر آج آپ نے اس سے آنکھیں بند رکھیں تو یہ قوم صفحہ ہستی سے مٹ جائے گی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نیکی کی اس بار بار کی تلقین میں بڑی طاقت ہے۔ اس سے قوموں پر بڑا نفسیاتی دباؤ پڑ جاتا ہے چنانچہ اس پہلو سے جب میں نے امریکہ کی جماعت کو توجہ دلائی تو انہوں نے ہزار ہا خطوط روزانہ اور بعض دفعہ چند ہفتوں میں احمدی مرد عورت بچوں نے امریکہ کے با اثر افراد اراکین کانگریس اراکین سینٹ کو لکھے اور اس کے نتیجے میں صاحب اختیار لوگوں میں یہ احساس پیدا ہوا کہ بوسنیا میں ظلم و ناانصافی کے خلاف آواز بلند کی جائے۔ چنانچہ ان خطوط کے جو جوابات آئے ان میں ایسے جذبات کا اظہار ہوا کہ اس مسئلہ پر جو توجہ کی جانی چاہیے تھی وہ نہیں کی گئی چنانچہ اب ہم اپنے سے بڑوں کو اس طرف متوجہ کریں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس جگہ نیکی کو قائم کرنے کا ذکر پہلے ہے اور بدی کو دور کرنے کا ذکر بعد میں کیا گیا ہے اس میں بہت گہری حکمت ہے۔ اگر آپ اس کو پا لیں تو دنیا کے بڑے بڑے انقلابات کی کامیابی اور ناکامی کا راز آپ پا لیں گے اس میں یہ اصول بتایا گیا ہے بدی کو دور کرنے سے پہلے اس کی جگہ پر ایک اچھی بات متبادل کے طور پر بتائیں۔ اگر کسی نے پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور آپ اسے اچھے کپڑے دیئے بغیر یہ کہیں کہ یہ پھٹے پرانے کپڑے اتار دو تو یہ اس پر ظلم ہو گا۔ خلا پیدا نہیں ہونا چاہیے۔ خدا تعالیٰ کی حکمت بالغہ یہی کہتی ہے کہ بدی کو دور کرنے سے پہلے اس کی جگہ لینے کے لئے نیکی کو پیش کرو اس کے نتیجہ میں آپ کی بات میں اثر اور قوت پیدا ہو گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ مضمون آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا نیکی کا پرچار اور بدی سے روکنا ایمان کے بغیر بھی ممکن ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر یہ ایمان کے ساتھ ہو تو پھر کیا ہی کہنا ہے۔ یہاں ایسے لوگوں کے لئے یہ بات بتائی گئی ہے کہ خیر کی تلقین ہی در اصل

مسلسل صفحہ ۲ پر

سانحہ ارتحال

○ نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم میاں روشن الدین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۲۰۔ ستمبر ۱۹۹۳ء کو شام ۴ بجے وفات پا گئے (ہم سب اسی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے) آپ ۲۴ جولائی ۱۸۹۷ء کو پنڈی چیری میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۰۵ء میں آپ کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا

آپ کا جنازہ ۲۱ ستمبر ۱۹۹۳ء کو صبح ۳۰۔۱۰ بجے مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے دعا کروائی۔ ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان نکاح

○ مکرم چوہدری محمود نصر اللہ خان صاحب (آف ڈسکہ) کی بیٹی عزیزہ زیبا نصر اللہ خان کا نکاح مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۹۳ء کو محترم امیر صاحب جماعت ہائے کینیڈا نے سیکاٹون میں مکرم جمیل اختر ملک صاحب ابن محترم جنرل اختر حسین ملک صاحب کے ساتھ بعوض اسی ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر پڑھا۔ بارات امریکہ سے آئی اور دو دن کے قیام کے بعد واپس روانہ ہوئی۔ جماعت سیکاٹون' کیلگری' ایڈمنٹن وینکوور کے احباب نے بکثرت شرکت فرمائی۔ احباب سے درخواست ہے کہ شادی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ ڈاکٹر نصیر احمد زاہد صاحب نبی سر روڈ سندھ پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ اور شوگر بڑھ گئی ہے۔ حیدر آباد میں علاج جاری ہے۔

○ مکرم مرزا عبد الرشید صاحب اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ کا فضل عمر ہسپتال میں ۲۲ ستمبر ۹۳ء کو ہرنیا کا آپریشن ہوا ہے۔ تکلیف بہت زیادہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کامیاب فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

ایمان ہے۔ اور یہ مضمون یہاں ختم ہوتا ہے کہ آخری منزل ایمان کی منزل ہے۔ یعنی دعوت الی اللہ ہے۔ آخری توقع جو تم سے کی جا رہی ہے وہ یہ ہے کہ تم ایمان کو پھیلاؤ گے۔ یہاں مضمون میں ایک درد پیدا کیا گیا ہے کہ کاش اہل کتاب یہ سمجھ لیتے کہ ایمان ہی سب کچھ ہے ایمان نہ ہو تو یہ باتیں بے کار ہو جاتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب آپ دوسروں کو ایمان کی طرف بلائیں تو اس بارے میں کلام الٰہی کی ہدایت یہ ہے کہ ان کے معاملات میں دلچسپی لئے بغیر دعوت الی اللہ کامیاب نہیں ہوگی۔ اس دعوت الی اللہ میں کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ پہلے تم کو ان کے معاملات خیر و شر میں دلچسپی لینے کی عادت ہو ورنہ وہ لوگ تمہاری طرف نہیں آئیں گے۔ یہاں پر امر معروف سے مراد وہ باتیں ہیں جن کو ایک انسان بحیثیت انسان اچھی باتیں سمجھتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ نیکی پر مشتمل مشترکہ باتیں بیان کرو فلاں بھوکا ہے اسے کھانا کھلائیں' فلاں جگہ گندگی ہے اسے دور کر دیں' فلاں بے علم ہے' فلاں بے ہنر ہے وغیرہ ان سب باتوں کو قدر مشترک بناتے ہوئے ان قوموں کو بھلائی کی طرف بلاؤ۔ اگر وہ ان نیکیوں کی طرف نہ بھی آسکے تو ان پر آپ کی نیکی اور سچائی کا اثر تو ضرور پڑے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے اس بارہ میں ایک اور اہم نکتہ یہ بیان فرمایا کہ جب آپ دوسروں کو نیک باتوں کی تلقین کریں گے تو اس سے آپ کی اپنی اصلاح بھی ہوگی۔ اگر آپ ایک نیکی کی طرف توجہ دلا رہے ہیں اور خود آپ میں وہ نیکی نہیں یا آپ دوسروں کو کسی برائی سے روک رہے ہیں خود آپ میں وہ برائی موجود ہے تو آپ کے نفس کی اندرونی نیکی اس کے خلاف رد عمل دکھائے گی اور آپ کو نیکیاں اختیار کرنے اور بدیوں سے دور ہٹنے پر آمادہ کرے گی۔ اس بات نے ان لوگوں کا منہ بند کر دیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ ہم میں تو بڑی کمزوریاں ہیں ہم کسی کو کیسے نصیحت کریں۔ اس میں تو اللہ تعالیٰ نے حکم ہی دے دیا ہے نصیحت کرنے کا۔ وہ لوگ جو دل کے سچے ہوتے ہیں نیکی کی تلقین کے نتیجے میں ان کی کمزوریاں دور ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ جب یہ بدی سے روکیں گے تو بدی سے کئی گنا بڑی طاقت سے ان کا ضمیر ان کو اندر سے خود بدیوں سے روکے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس پہلو سے میں بار بار جماعت کو نصیحت کرتا ہوں دعوت الی اللہ پر پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں۔ اس ضمن میں حضور نے یاد دہانی کے طور پر فرمایا کہ جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۳ء کے موقع پر میں نے کہا تھا کہ پہلے تین ماہ تربیت پر زور دیں۔ نئے آنے والوں کو سنبھالیں ان کو تعلیم دیں۔ اعلیٰ اخلاقی مضامین ان کو سمجھائیں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جہاں تک اس بارے میں رپورٹیں مجھے موصول ہوئی ہیں میرا تاثر یہ ہے کہ ابھی تک جماعت نے اس پر پوری توجہ نہیں دی۔ ایک طرف ہماری دعوت الی اللہ کی کوششوں کو پھل لگنے کی ایک نئی شان پیدا ہو رہی ہے۔ کوششیں کہنا بھی تکلف ہے صرف درخت کو ہلانے کی بات ہے۔ پھل تو پک چکے ہیں۔ دوسری طرف تربیت کے کاموں میں ہماری یہ سستی ہے۔ جو بھی نیا احمدی ہوتا ہے اس کے بارے میں امیر کا فرض ہے کہ اس پر نظر رکھے کہ اس پر کسی کی نظر ہے یا نہیں وہ اپنی جگہ سے کھسکنے تو نہیں لگا پیچھے تو نہیں ہٹنے لگا۔ اس لئے ضروری ہے کہ محبت و پیار کے ساتھ ان کو ساتھ رکھیں اور ان کو دعوت الی اللہ کی طرف لگا دیں۔ جس کثرت سے دعوت الی اللہ ہو رہی ہے اس کثرت سے تربیت کے تقاضوں میں کمی ہے۔ ان کو بتائیں کہ تم خود آئے ہو تو اب اپنے ساتھ دس اور کو لیکر آؤ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اب حالات بدل چکے ہیں۔ انکار کے زمانے ماضی کا حصہ بن گئے ہیں۔ مستقبل ہمیں بلا رہا ہے حضرت بانی سلسلہ کا یہ شعر

آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

میرے یوسف' دین حق کی سچائی کا سورج طلوع ہو رہا ہے حضور ایدہ اللہ نے جرمنی میں حال ہی میں ہونے والی بیعتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جرمنی کے حالیہ سالانہ جلسے سے ایک ماہ قبل میں نے جرمنی کے احمدیوں کو بیدار کیا۔ اور کہا کہ اس ایک ماہ میں تم نے ایک ہزار یورپین لوگوں کو احمدی کرنا ہے۔ اس پر لوگوں نے مجھے خطوط لکھے کہ آپ نے یہ مطالبہ کر کے ہمیں بنیادوں سے ہلا دیا ہے۔ ایک ماہ میں ہزار احمدی! یہ تو دس سال میں ایسا نہیں ہوا بلکہ فی الحقیقت پچھلے سو سال میں ایسا نہیں ہوا۔ لیکن ساتھ ہی کہا کہ جب سے ہم نے جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۳ء کے موقع پر عالمی بیعت کا احوال دیکھا ہے یہ یقین آگیا ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے ہمیں یقین ہے کہ جب اللہ تعالیٰ آپ کے دل میں ایک بات ڈالتا ہے تو اس کو پورا کرنے کے لئے ایک ہوا چلا دیتا ہے۔

حضور نے فرمایا جب میں نے ہزار نئے احمدیوں کا کہا تو میرے دل میں حرص بڑھ گئی کہ چودہ صدیوں کے مقابلے پر چودہ سو ہو جائیں تو کیا ہی اچھا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سولہ سو عطا کر دیئے۔ سارے جرمنی کے احمدی حیران تھے کہ یہ کیسے ہو گیا۔ یہ انہونی کیسے ہوئی۔ یہ ہوا کیسے ؟!

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آگے بڑھیں۔ ہمت کریں اپنا سب کچھ اس راہ میں جھونک دیں۔ حضور ایدہ اللہ نے انگلستان کی جماعت کو متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ انگلستان کے لئے یہ غور کا مقام ہے۔ اگر انگلستان بیدار نہ ہوا تو مجھے خطرہ ہے کہ بیلجیئم ہی ان سے آگے نکل جائے گا۔ جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۳ء سے پہلے ان کو ایک چھوٹا ٹارگٹ دیا گیا تھا جس کو انہوں نے نہ صرف پورا کیا بلکہ بڑھا کر پورا کیا اب جلسے کے بعد میں وہاں گیا تو انہوں نے مختصر سے عرصے میں اتنے ہی اور احمدی بنا دیئے تھے۔ میں نے ان نو احمدیوں سے ملاقات کی۔ یہ اکثر تعلیم یافتہ سمجھدار لوگ ہیں۔ بڑے نیک ارادوں سے احمدی ہوئے ہیں۔ ان کو اللہ نے دو نئے ملک بھی عطا کئے ہیں دو نئی قومیں ملی ہیں۔ یعنی میسی ڈونیا اور سابق یوگوسلاویہ کی ریاست مانٹی نیگرو میں ان نو احمدیوں سے مل کر بڑا متاثر ہوا ہوں۔ بڑے عظیم ارادے کے حامل لوگ تھے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ ہوائیں چلانا کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ خدا نے جو ہوا چلائی ہے میں آپ کو اس ہوا کے رخ پر چلنے کی دعوت دے رہا ہوں۔ ہوا کے مخالف چلنے کو تو نہیں کہہ رہا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پاکستان میں بھی جوق در جوق احمدی ہو رہے ہیں اللہ کی نصرت کی ہوائیں اب جھکڑ بن رہی ہیں ان ہواؤں کے رخ پر چلنے کی کوشش کریں۔ تو وہ انقلاب جو آپ کو دور نظر آرہا ہے بڑی تیزی سے آپ کی طرف آجائے گا نیک باتیں پھیلائیں اور خود نیک بنیں۔ بدیوں سے روکیں اور خود رکیں پھر آپ اس قابل ہو سکیں گے کہ ایمان کی طرف بلا سکیں اس کام کو فضیلت اور اولیت دیں۔ نو مبائعین کو سینے سے لگا کر پیار دیں۔ سچی زندگی پانے والوں کو موت سے کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ دنیا کے قبرستان کو زندگی کی آماجگاہ بنا دیں۔ صدیوں کے مردے قبریں پھاڑ کر باہر نکلنے والے ہیں۔ اور الٰہی رنگ اختیار کرنے والے ہیں۔ چنانچہ اجتماعات والوں کو بھی اور جماعت کو بھی بالعموم میری یہی نصائح ہیں اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

ہماری تاریخ

یکم جنوری ۱۹۳۴ء کو کبابیر کے احمدیہ مدرسہ کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس سال ایک احمدیہ لائبریری کی بنیاد رکھی گئی۔ مولانا ابو العطا صاحب کی تحریک پر کبابیر میں پریس کا قیام ہوا۔ جو بلاد عربیہ میں سب سے پہلا احمدیہ پریس تھا۔

مغربی افریقہ۔ لیگوس میں عرصہ سے ایک بیت الحمد کے متعلق جماعت احمدیہ اور مخالفین کے درمیان مقدمہ چل رہا تھا اس سال اپریل ۱۹۳۴ء میں جماعت احمدیہ کے حق میں اس کا فیصلہ ہوا۔ مقدمہ میں فتحیابی کا سہرا قابل و مخلص احمدی جبرائیل مارٹن بیرسٹرایٹ لا کے سر تھا۔ جنہوں نے اس مقدمہ میں کامیاب وکالت کی۔

۱۳۔ ۱۴/ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو لیگوس میں پہلا سالانہ جلسہ منعقد ہوا جس میں لیگوس کے علاوہ کانو' اباداں' پورٹ ہارکورٹ وغیرہ دور دراز مقامات سے نمائندگان جماعت شامل ہوئے۔

لنڈن مشن۔ انگلینڈ کی کرسچین چرچ کو غیر مسیحی ممالک میں تبلیغ کے لئے موزوں مشنری مہیا کرنے میں روز بروز دقت ہو رہی تھی جس کا حل یہ سوچا گیا کہ انگلش چرچ اور سٹوڈنٹس کرسچین موومنٹ مل کر کام کریں۔ اس تحریک کے تمام ممبر مختلف یونیورسٹیوں کے انڈر گریجوایٹ ہوتے تھے۔ اور چرچ کی امداد سے ہندوستانی طلباء میں نہایت ہوشیاری سے عیسائیت کا پرچار کرتے تھے۔ جماعت احمدیہ کے سیکرٹری امور خارجہ ڈاکٹر جے سلیمان (آف جنوبی افریقہ) نے برطانیہ کی تمام یونیورسٹیوں کو مسلم طلبہ کی تعداد سے مطلع کرنے کو لکھا لیکن ناٹنگھم یونیورسٹی نے ایسا کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ ایڈنبرا یونیورسٹی نے لکھا کہ ہائی کمشنر آف انڈیا سے معلوم کریں دوسری یونیورسٹیوں نے مطلوبہ معلومات بھجوا دیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف اسی سلسلہ میں جون ۱۹۳۴ء کے آخر میں برسٹل یونیورسٹی میں بھی گئے اور گو امتحانات کی وجہ سے کماحقہ فائدہ نہ اٹھا سکے۔ مگر بعض مسلم طلباء سے ملاقات کر کے ان کو بیت الفضل لنڈن سے رابطہ قائم رکھنے اور کرسچین چرچ اور سٹوڈنٹس کرسچین موومنٹ کی سرگرمیوں سے خبردار رہنے کی تلقین کی۔

سماٹرا مشن۔ ۳/ جون ۱۹۳۴ء کو مولوی ابوبکر صاحب مولوی فاضل نے میدان میں انجمن متلاشیان حق کے ایک عالم سے کامیاب مناظرہ کیا۔ ایک مقامی اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ کے مناظر کی تقریریں صاف طور پر ظاہر کر رہی تھیں کہ اس کا علم بہت وسیع اور گہرا ہے۔ ایک

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

ڈاکٹر عطاء الرحمٰن

حضرت مولانا چوہدری محمد شریف صاحب

خاکسار کا پہلا تعارف حضرت مولانا صاحب سے اکتوبر ۱۹۴۵ء میں ہوا جب کہ حضرت مولانا کبابیر فلسطین میں تعینات تھے اور خاکسار قاہرہ مصر ۱۵ انڈین جنرل ہسپتال سے چھٹی پر مقدس مقامات کی زیارت کے لئے گیا۔ بیت المقدس سے بذریعہ بس حیفا گیا۔ صحرائے سینا میں سے گذرتے ہوئے بے شمار باغات دیکھے جو کہ زیادہ تر مالٹوں کے تھے اور اردگرد کھجوروں کی باڑیں تھیں۔ خاکسار کے ساتھ ہم سفر ایک سکول ماسٹر صاحب جو اس وقت فلسطین میں مسلمانوں کی تنظیم مسلم ہائی کمانڈ کے پراپیگنڈہ سیکرٹری تھے۔ دوران گفتگو ان سے معلوم ہوا کہ صحرائے سینا میں تمام باغات یہودیوں نے مسلمانوں سے اراضی خرید کر لگائے ہیں۔ لوگ لالچ میں آکر زیادہ قیمت پر زمین فروخت کر دیتے تھے۔ اب مسلم ہائی کمانڈ نے ان لوگوں کو سزائے موت دینے کا فیصلہ کیا ہے جو یہودیوں کے پاس جائیداد وغیرہ فروخت کرے۔

انہوں نے اپنے متعلق بتایا کہ ان کو ۳۵ سٹرلنگ پونڈ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ جنگ کی وجہ سے مہنگائی ہو گئی ہے اور گزارہ مشکل سے ہوتا ہے۔ اور ہم لوگوں نے حکومت کو نوٹس دیا ہے کہ تین ماہ کے اندر اندر ہماری تنخواہ کم از کم ۱۰ سٹرلنگ پونڈ بڑھا دی جائے۔ ورنہ ہم ہڑتال کر دیں گے۔ اس وقت ایک سٹرلنگ پونڈ تیرہ روپیہ دس آنہ کا تھا۔ خاکسار حیفا میں آفیسر کلب میں ٹھہرا اور اسی روز کبابیر میں حضرت مولانا محمد شریف صاحب اور اسی گاؤں کے دوسرے احمدی احباب سے ملنے چلا گیا۔ چونکہ قیام صرف ایک آدھ دن کے لئے ہی حیفا میں تھا اور پھر بیروت چلے جانا تھا۔ خاکسار کو افسوس ہوا کہ کیوں نہ دوستوں کے ساتھ ہی وقت گزار لیتا۔ اس لئے خاکسار وقت نکال کر دوبارہ بیروت سے واپسی پر کبابیر گیا اور چند یوم احباب کے ساتھ ہی کبابیر میں رہا۔ اس دوران حضرت مولانا صاحب کے ساتھ عکہ جہاں پر بہاء اللہ صاحب کا مزار ہے اور ناصرہ بستی جہاں پر حضرت مسیح علیہ السلام نجاری کا کام سیکھتے رہے تھے گیا۔ اور سب مقامات دیکھے۔

حضرت مولانا صاحب مربی بھی تھے۔ سکول ماسٹر بھی تھے امام بھی تھے۔ ایک عربی رسالہ البشریٰ کے ایڈیٹر۔ مینیجر پرنٹر اور پبلشر بھی تھے۔ خود ہی اپنے مکان پر اپنے بیوی بچوں کی مدد سے ہینڈ پریس چلا کر عربی رسالہ البشریٰ پرنٹ کرتے اور خود ہی اس کو پیک کرتے اور خود ہی اس کو تقسیم کر کے آتے۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے ان دنوں ان کو ساڑھے چار سٹرلنگ پونڈ گزارہ الاؤنس کے طور پر ملتے تھے۔ ان کی پہلی بیگم صاحبہ وفات پا گئی تھیں اور دوسری شادی کبابیر ہی میں ایک معزز احمدی گھرانے میں ہوئی تھی۔ کبابیر گاؤں کے لوگ بڑے ہی محبت اور پیار کرنے والے تھے۔ خاکسار جتنے یوم وہاں رہا باری باری احباب دعوتیں کرتے رہے۔ وہاں کے انگور سیب اور بہت سارے دوسرے پھل بہت اعلیٰ قسم کے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزاء خیر دے۔ اور حضرت مولانا صاحب کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطاء کرے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ خاکسار دوبارہ جاتے ہوئے فوج کی کنٹین سے جو کچھ بھی بسکٹ ٹافیاں، کینڈیز اور کچھ دوسرا سامان لیتا گیا کیونکہ وہاں سے سستا مل جاتا تھا۔ بغیر کسٹم کے ہوتا تھا۔ اس سفر میں بیت المقدس میں ایک دلچسپ واقعہ بھی پیش آیا۔ ہمارا سیر اور تفریح کا پروگرام وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کے ذریعہ سے تھا۔ اور اتفاق سے ہمارے دس افراد کے گروپ میں ۹ انگریز تھے اور میں اکیلا ہی انڈو پاکستان کا تھا۔ چونکہ سمندر پار جنگ کے زمانہ میں Active service ہونے کی وجہ سے دن کے وقت چھٹی کے دوران بھی ملٹری وردی پہننی ضروری تھی۔ اس لئے گروپ کے سب افراد یونیفارم میں ہی ہوتے تھے۔ ایک روز پہلے اگلے دن کے لئے پروگرام بن جاتا۔ جس روز مسجد اقصیٰ دیکھنے کا پروگرام تھا خاکسار ہوٹل سے روانہ ہوتے وقت وضو کر کے گیا۔ اور قبلہ اول پر پہنچ کر عیسائی گائیڈ نے بتایا کہ اس مقام پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ساتھ ہی حضرت داؤد علیہ السلام عبادت کیا کرتے تھے۔ باقی ساتھیوں کو تو گنبد کے موزیک ورک شیشوں وغیرہ کے کام سے زیادہ دلچسپی تھی اور مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں تھی میں نفل پڑھنے لگا۔ مجھے نفل پڑھتے دیکھ کر ایک وہاں کا مجاور آگیا کہ تم میرے ساتھ آؤ میں تمہیں سب کچھ دکھا دیتا ہوں۔ چنانچہ ہیکل سلیمانی کے آثار اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے انصاف کرنے کا مقام وغیرہ دیکھنے کے بعد اس بیت الحمد میں چلے گئے جس کو کچھ عرصہ قبل یہودیوں نے آگ لگانے کی کوشش کی تھی اس میں پہنچ کر محراب کے نزدیک جا کر دائیں طرف کے خوبصورتی کے لئے بنائے ہوئے دو ستونوں کے درمیان جو تھوڑا سا فاصلہ تھا اس کی طرف اشارہ کر کے وہ مجاور خاکسار کو کہنے لگا کہ یہ جنت کا دروازہ ہے اس میں داخل ہو جاؤ۔ اب اتفاق سے خاکسار تو کچھ پتلا دبلا تھا مگر وہ مجاور بہت موٹا تازہ تھا۔ خاکسار نے کہا کہ اگر ستونوں کے درمیان والا تھوڑا سا فاصلہ ہی جنت کا دروازہ ہے تو خاکسار تو شاید کوشش کر کے داخل ہو جائے گا مگر تم کیسے داخل ہو گے اور ساتھ ہی کہا کہ یہ ستونوں کے درمیان والا فاصلہ جنت کا دروازہ نہیں ہے بلکہ یہ محراب جنت کا دروازہ ہے یہاں پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو تا کہ جنت میں داخل ہو سکو۔ اس پر وہ مجاور پریشان ہوا اور کہنے لگا مجھے کچھ بخشیش دے دو تا کہ میں چلا جاؤں چنانچہ خاکسار نے اس کو کچھ بخشیش دیدی تو اس قسم کی جہالت بھی بعض لوگوں میں تھی۔

صوفی محمد اسحاق

حضرت مولانا غلام باری سیف

برادرم مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف قادیان میں مدرسہ احمدیہ سے میرے سکول فیلو تھے۔ مجھ سے صرف ۲ سال سینیئر تھے۔ مدرسہ احمدیہ سے ہی میری ان سے واقفیت تھی لیکن زیادہ گہری واقفیت پھر جامعہ احمدیہ کے ہوسٹل میں میرے آنے کے بعد ہوئی جہاں انہیں اپنے ایک چھوٹے کمرے ہی میں جانے کے لئے میرے کمرہ سے ہو کر جانا پڑتا تھا۔

آپ طالب علمی کے زمانہ سے ہی نہایت محنتی اور ذہین تھے۔ تحریر و تقریر کا اسی وقت سے شوق تھا پھر جب جامعہ احمدیہ اور مربیان کلاس سے فراغت کے بعد آپ نے عملی میدان میں قدم رکھا تو پھر تو آپکے جوہر خوب کھلے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ قادیان بیت اقصیٰ میں آپ نے ایک دن ایک مختصر سی تقریر کی تو حافظ عبدالسمیع (والد بشارت احمد صاحب نسیم سابق مربی بورنیو) کہنے لگے کہ آپ کے منہ سے پھول جھڑتے ہیں اور پھر جب آپ نے ربوہ پہنچ کر جلسہ سالانہ پر اپنی سیرت کی تقاریر کا سلسلہ شروع کیا تو سامعین پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہو جایا کرتی اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپ کانوں میں رس گھول رہے ہیں۔

خدمت دین کے سلسلے میں میرے آپ کے ساتھ کئی قسم کے تعلقات تھے۔ جب آپ ۱۹۷۷ء میں جامعہ احمدیہ سے رٹیائر ہوئے۔ تو مجھے ان کی جگہ علم کلام پڑھانے پر مامور کیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نے پہلی ششماہی میں زیادہ تر انہی کے قلمی نوٹوں سے استفادہ کیا جو شاید جامعہ احمدیہ میں اب بھی کاپیوں کی صورت میں محفوظ ہوں گے۔

پھر ان کے علم سے استفادہ کرنے کی ایک یہ صورت بھی بار بار نکلتی رہی کہ میری اہلیہ اپنے محلہ کی لجنہ کی صدر تھیں اور متعدد بار میں نے مولانا سیف صاحب کو اپنے گھر مدعو کر کے عورتوں میں ان سے تربیتی موضوعات پر تقاریر کروائیں میں نے جب بھی ان سے ایسی دراخوست کی تو میرے اس قدردان دوست نے ہمیشہ میری درخواست کو شرف قبولیت سے نوازا اور نہایت عمدہ پیرایہ میں عورتوں کو وعظ و نصیحت کی جس میں بعض اوقات بڑے اچھے اچھے لطیفے بھی آپ سنایا کرتے تھے کئی دفعہ مجھے آپ کا درس حدیث بھی سننے کا موقعہ ملا جسے آپ خوب محنت سے تیار کر کے احباب جماعت کے گوش گذار کیا کرتے تھے۔

بسا اوقات خاکسار اور آپ ہم دونوں اکٹھے جماعتی تربیتی دوروں پر بھی جاتے رہے اور آپ کی وجہ سے سفر بڑا پر لطف رہتا۔ کیونکہ مختلف قسم کے علمی امور پر دوران سفر تبادلہ خیال ہوا کرتا تھا۔

گذشتہ تین سال سے حضور کے ارشاد پر علماء سلسلہ کو عربی روانی سے بولنی سکھانے کے لئے مکرم وکیل التبشیر صاحب نے ایک مجلس عربی "مجلس الناطقین بالضاد" قائم کی جس کا منتظم خاکسار کو مقرر کیا۔ اس میں تقاریر اور عام گفتگو اور سوال و جواب سب کچھ عربی میں ہوتا ایک دن میری درخواست پر مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف نے وہاں ایک بہت عمدہ مقالہ پڑھا جسے بعد میں ازاں خاکسار نے رسالہ "التقویٰ" میں اشاعت کے لئے لندن بھجوا دیا آپ ان مجالس میں بڑی باقاعدگی سے شریک ہوا کرتے تھے اور سوائے اشد مجبوری کے کبھی ان سے غیر حاضر نہ ہوتے تھے۔ بعض اوقات راستہ میں بھی مجھ سے عربی میں ہم کلام ہوا کرتے تھے۔

ہم دونوں کی مستقل آماجگاہ گذشتہ چار سال سے خلافت لائبریری ربوہ تھی جہاں آپ وکالت تصنیف کی طرف سے صحابہ رسول ﷺ پر سیرت کے کتابچے تصنیف کر رہے تھے اور خاکسار وکالت علیاء کی طرف سے حضور کے خطبات سے تربیتی اقتباسات اور ارشادات برائے تحریک جدید جمع کرنے پر مامور ہے۔ لائبریری کے مین ہال میں دائیں جانب پانچ چھوٹے چھوٹے کمرے جو ریسرچ سکالرز کے لئے بنوائے گئے ہیں ان میں سے پہلا میرا ہے اور ایک چھوڑ کر پھر تیسرا آپ کا تھا۔ آپ چونکہ سیرت نگاری پر مامور تھے جس کے لئے عموماً عربی کتب سے ترجمہ کی ضرورت پڑتی ہے اس لئے کئی بار ایسا ہوا کہ آپ کسی عربی کتاب کے کسی حصہ کا اردو ترجمہ لیکر میرے کمرہ میں آجاتے اور کہتے کہ اسے پڑھ کر اگر ضرورت ہو تو جہاں اصلاح درکار ہے وہاں کر دیں میں شرمندہ ہو کر کہتا کہ مولانا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں آپ کے ترجمہ کی اصلاح کروں جبکہ آپ تو خود بہت بڑے عالم ہیں لیکن پھر بھی آپ اصرار کرتے اور کئی دفعہ ایسا ہوا کہ میرے حقیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشورہ کو آپ نے میری عزت افزائی کرتے ہوئے قبول کیا اور میری تجویز کردہ عبارت کو اپنی پہلی عبارت کی جگہ داخل کرلیا۔

کئی دفعہ ایسا ہوا کہ آپ میرے کمرہ میں آ جاتے۔ مختلف دینی اور علمی امور پر تبادلہ خیالات کرنے کے بعد مجھ سے اپنی صحت کے لئے درخواست دعا کرتے تو میں کہتا کہ مولانا آپ کو مجھے دعا کے لئے کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ آپ ان لوگوں میں سرفہرست ہیں جن کا میں ہر روز باقاعدہ نام لے کر درد دل سے دعا کرتا ہوں اس پر آپ بہت خوش ہوتے اور کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ اس خوشی میں آپ فرط محبت سے میری پیشانی چوم لیتے اور چونکہ آپ عمر میں مجھ سے دو اڑھائی سال بڑے تھے اس لئے آپکی اس ادا پر کبھی اعتراض نہ ہوا۔ بلکہ میں اسے آپ کی محبت سمجھتا۔ ان کی محبت کی یاد کا شکریہ میں نے آپ کی وفات پر اس طرح ادا کیا کہ جب آپ کو نہلا کر کفن پہنا دیا گیا تو میں نے آپ کے وکیل فرزند عزیزم غلام سرور سیف کو کہا کہ مجھے ذرا صحن میں ان کی میت کے پاس لے جاؤ اور میں نے وہاں جاکر اب ان کی پیشانی پر بوسہ دیکر انہیں اس دنیا سے رخصت کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دلی دعا ہے کہ وہ مولانا کو غریق رحمت کرے۔ اعلیٰ علیین میں ان کو مقام قرب عطا کرے اور ان کی ساری اولاد کا نہ صرف حافظ و ناصر ہو بلکہ ان سب کو اپنے والد محترم کی نیکیوں اور خوبیوں کو قائم رکھنے والا بنائے۔

مکرم صوبیدار ریٹائرڈ نذر حسین صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں :

آب بقائے دوام کے حصول کی تمنا اور اس کے فقدان کا افسوس غالباً قائم رہنے والی دو چیزیں ہیں اور بزم ہستی سے غم خوار۔ غمگسار۔ مخلص وفا شعار آہستہ آہستہ اٹھتے چلے جائیں گے۔ اور ان کے جانے سے ایک ایسا خلا پیدا ہوگا جس کو پر کرنا شائد ہی ممکن ہو۔ مولانا غلام باری صاحب سیف بھی ایسے مخلصین اور ایسے فدایان حق میں سے تھے جو منہ چھپا کر بزم ہستی سے ہمیشہ ہمیش کے لئے ۱۳/ جولائی کو روپوش ہوگئے۔ محترم سیف صاحب کی ہستی بہت سی خصوصیات کی حامل تھی۔ آپ ایک جید عالم دین ایک محقق۔ ایک بے بدل مقرر۔ مصنف اور ایک قابل استاد تھے۔ علم دین کا حصول آپ کی زندگی کا امتیازی شعار رہا۔ دوسروں تک اس علم کو پہنچانا آپ کا مشن اعلیٰ تھا۔ اور آپ اس مشن میں تمام عمر کامیاب و کامران رہے۔ اور سرخرو ہوکر رخصت ہوئے۔ یوں تو ان کی تقاریر سالانہ جلسوں پر سن کر میں ان سے متعارف تھا لیکن ان کی شخصیت کے بعض خوابیدہ پہلو اس وقت ظاہر ہوئے جب میں اپنے اہل و عیال کو مستقل رہائش کے لئے قائد آباد ضلع خوشاب سے ربوہ کے محلہ فیکٹری ایریا میں لایا۔ یہ بات ۱۴/ اپریل ۱۹۶۴ء کی ہے مولانا کا مکان میرے مکان سے صرف تیس گز جنوب کی طرف ہے گویا کافی قریب ہی مولانا تشریف رکھتے تھے عبادات بجالاتے وقت محلہ کے بیت الذکر میں ملاقات ہوتی۔ دیگر بعض مجالس میں آپ کے کلمات اور خطبات سننے کا اکثر موقع ملتا رہتا اور محلہ میں رہنے کے باعث جو قربت تھی اس میں اضافہ ہوتا رہا۔ اور بے تکلفی تک نوبت پہنچی۔ مولانا سیف صاحب گھر سے جب باہر اپنے فرائض کی سرانجام دہی کے لئے جاتے۔ یا عبادات کے لئے بیت الذکر جاتے تب بھی اصلاح احوال کا پہلو ہر دم آپ کے پیش نظر رہتا۔ آپ خشک عالم دین نہ تھے بلکہ فراخ دل وسیع القلب وسیع الحوصلہ اور مرنجان مرنج طبیعت رکھتے تھے۔ بچوں کے ساتھ بچے۔ بڑوں کے ساتھ بڑے اور بوڑھوں کے ساتھ بوڑھے ہوکر پیش آنے میں آپ کو کمال مہارت تھی اگر محلہ کے لڑکے گلی ڈنڈا کھیل رہے ہوتے اور مولوی صاحب کی نظر ان پر پڑتی تو آپ دو ایک ہاتھ گلی ڈنڈا کے مار لیتے اگر میرو ڈبہ کھیلنے والے بچوں کے پاس سے گزرتے تو ان کے ساتھ پورے انہماک اور ولولے کے ساتھ میرو ڈبہ کھیلتے۔ مقصد اس شمولیت کا نوجوان لڑکوں کی دلجوئی اور حوصلہ افزائی ہوتا۔ میں نے ان کو ترش کلامی کرتے کبھی نہ پایا۔ بات دلائل کے ساتھ سمجھاتے اور اگر محلہ میں کوئی الجھن پیش آتی تو وہ بڑی دانشمندی اور کمال فراست سے سلجھاتے۔ محلہ فیکٹری ایریا کے صدر رہے۔ اور عبادات بھی ان کی قیادت میں ادا کرنے کے مواقع میسر آئے۔ ہر جہت سے مولوی صاحب معقولیت اور منصف مزاج ہونے کا ثبوت فراہم کرتے۔ آپ کے چہرہ پر ہمیشہ ایک دائمی مسکراہٹ رہتی۔ آپ کی عام بول چال میں ایک دلربا موسیقی ہوتی اور یوں معلوم ہوتا کہ مولوی صاحب سر میں باتیں کررہے ہیں لیکن صد حیف کہ یہ مسکراتا ہوا چہرہ یہ کھلتا ہوا مکھڑا ہمیشہ کے لئے قبر کی تنہائیوں میں گم ہوکر رہ گیا۔

مجھے یاد ہے کہ ۱۹۸۳ء میں مولوی صاحب میرے پاس آئے اور فرمایا کہ میرا لڑکا غلام سرور بی۔ اے۔ کا امتحان دینے والا ہے اس کو انگریزی میں کچھ تربیت کی ضرورت ہے تو مدد کر دیں۔ میں نے حامی بھری اور کہا کہ صبح ۶ بجے عزیز کو بھیج دیا کریں خاکسار حسب توفیق اس کار خیر میں حصہ لے گا گرمیوں کے دن تھے غلام سرور صبح ۶ بجے آتا اور پڑھ کر چلا جاتا کچھ دن گزرے تو مولوی صاحب تشریف لائے اور فرمایا کہ صبح ۶ بجے کا وقت مقرر کرکے عجیب حکمت سے کام لیا گیا ہے اس سے مقصد یہ ہے کہ غلام سرور صبح سویرے اٹھے اور صبح کی عبادت گزارنے کے بعد انگریزی پڑھنا شروع کردے مجھے مولانا کی یہ بات سن کر بہت پشیمانی ہوئی یہ مولانا کا حسن گماں تھا میرے دل میں تو یہ خیال نہ آیا کہ یوں میں دوہرے ثواب کا حقدار ٹھہروں میرا مقصد تو یہ تھا کہ عزیز موصوف صبح آئے تاکہ تازہ دل و دماغ سے وہ اچھی طرح پڑھ سکے۔ اے کاش کہ جو حسن ظن مولوی صاحب نے باندھا تھا میرا ابھی وہی صحیح مقصد ہوتا یہ آپ کے حسن ظن اور حسن فہم کی ایک عمدہ مثال تھی۔ غلام سرور کو ایک ماہ تک پڑھایا اور بعد میں میں کوہ مری کسی کام کی غرض سے چلا گیا اور استادی شاگردی کا تعلق ختم ہوا۔ لیکن مولانا کی تربیت کا کا یہ اثر ہے کہ اب بھی غلام سرور جب کبھی ملتا ہے تو اس مختصر زمانہ کو یاد کرکے ہمیشہ ادب و احترام سے ملتا ہے اور یوں ایک شکر گزار انسان ہونے کا ثبوت دیتا ہے مولوی صاحب عام طور پر شلوار اور قمیض پہنتے تھے۔ لیکن موسم سرما میں کبھی کبھی انگریزی لباس بھی زیب تن کرتے۔ باقاعدہ کوٹ پتلون ٹائی اور سر پر ترکی ٹوپی ہوتی۔ ایک روز اسی لباس میں سائیکل پر گھر کو آرہے تھے کہ راستے میں عاجز راقم کے ساتھ ملاقات ہوگئی۔ مسکراتے ہوئے سائیکل سے اتر آئے میں نے فی البدیہہ کہا "مولوی صاحب آج تو آپ بڑے بابو بنے ہوئے ہیں" بہت ہنسے اور کہا "تو یار نہیں چھڈ دا" محلہ کی عبادت گاہ میں ایک بار اعتکاف بیٹھے میں نے دعا کا خط لکھا اور کہا کہ میں جب اپنے اہل و عیال کو اس وادی غیرذی زرع میں مستقل رہائش کے لئے لا رہا تھا تو "بہت دور تک یاد وطن آئی تھی سمجھانے کو" لیکن میں نے یاد وطن کی پرواہ نہ کی اور یہاں آکر بس گیا۔ اعتکاف سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ خط ملا تھا اور میں نے پرزور دعا کی اور کچھ معمول کے مطابق میرے خط کو سراہا۔

میرے متعلق ان کو ایک حسن گمان تھا اور بے تکلفی تھی اور من کو لبھانے والی شناسائی تھی جو ان کے جانے کے ساتھ ہی رخصت ہوگئی مولوی صاحب کی وفات کا صدمہ آسانی سے دور نہ ہوگا بہت دیر تک قائم رہے گا۔

مولوی باری ضاحب کی وفات کا صدمہ کس کو نہیں ہوا مولوی صاحب نے مر کر موت کو بہت قریب کردیا اور اب تو سعدی شیرازی کا یہ شعر ہر وقت زبان پر ہے۔

خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر
زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

مولوی صاحب کے اخلاق حسنہ کا مفصل ذکر سہل نہیں اس کے لئے ایک دفتر درکار ہے اور بہت سی خوبیاں تھیں مولوی صاحب کے گھر طلباء علماء کا اکثر آنا جانا رہتا تھا طلباء حصول علم کے لئے آتے علماء بعض تحقیقاتی مقالے لاتے اور مولانا سے اصلاح کرواتے مکرم مبشر احمد راجیکی (وفات یافتہ) مولانا موصوف کے پاس اکثر اپنے تحقیقاتی مقالے اصلاح کے لئے لایا کرتے اور ہمیشہ مولانا کے علم کے معترف ہوتے اور نہایت ہی عمدہ رنگ میں ذکر کرتے مولوی صاحب ایک ودیارتھی ہی نہ تھے بلکہ سچ کہوں کہ "ودیا ساگر" تھے اور ان تمام علوم ظاہری و باطنی کو سمیٹ کر زمین اوڑھ کر ابدی نیند سو گئے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کے درجات بلند فرمائے۔ اور آپ کی اولاد کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آپ کے جملہ لواحقین وورثین کو توفیق دے کہ وہ اس عظیم صدمہ کو برداشت کر سکیں۔ صبر جمیل سے نوازے۔ اور جماعت کو اللہ تعالیٰ اس خلا کے پر کرنے کے لئے بدل دے۔ مولانا کی دعاؤں اور نیک تمناؤں کے طفیل عزیز عبدالخالق کو ڈاکٹری کی تعلیم کے حصول کے لئے داخلہ ملا بظاہر حالات تو مایوس کن تھے کیونکہ مقابلے کا داخلہ تھا لیکن مولانا صاحب کی نیم شبی دعاؤں نے وہ کچھ کر دکھایا جو ناممکن تھا اور یہی دعا کی اصل غرض و غایت بھی ہے اور آج عزیز موصوف ایک قابل اور ہونہار ڈاکٹر ہیں اور اپنے والد کے نام کو خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کرکے روشن کررہے ہیں اور ہمہ تن اس کوشش میں مصروف عمل ہیں کہ ان سے انسانیت کی خدمت ہو' اور یوں ایک ثواب دائم کے حصہ دار ہوں مولانا موصوف کو اپنے محلہ فیکٹری ایریا سے بھی بے حد انس تھا۔ گو وہ چند سالوں سے اپنی رہائش فضل عمر ہسپتال کے کوارٹروں میں منتقل کرچکے تھے لیکن محلہ کو نہ بھولے اور اگر ایک درخت بھی لگانے کا موقع آپ کو ملا تو وہ فیکٹری ایریا میں آکر لگایا بائی پاس اپریشن کے بعد چنگے بھلے ہوگئے۔ اور اپنے روزمرہ خدمت دین کے فرائض اسی جوش و جذبہ سے نبھانے لگ گئے کہ اچانک قضاء و قدر کی طرف سے بلاوا آگیا۔ اور حکم خدا کے سامنے عاجز آئے۔ مولانا محض عالم دین ہی نہ تھے بلکہ ایک زندہ دل انسان تھے جن کے کئی سہانے روپ ہم نے دیکھے خوش فہم۔ خوش خلق خوش پوش اور خوش گلو تھے کبھی کبھی اپنے دوست سعید احمد عالمگیر کی سنگت میں شکار کھیلتے۔ اور روزمرہ کے کام کاج کی تھکن کو یوں دور کرکے خدمت دین کے جذبہ کو نئی روح فراہم کرتے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی مسائل : تعلیمی، معاشرتی، معاشی، اقتصادی وغیرہ کے بارے میں

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

ڈان

۴- ستمبر ۱۹۹۳ء

نورالدین منیر ڈان کے ۴/ ستمبر ۱۹۹۳ء کے شمارہ میں جداگانہ یا مخلوط انتخاب کے بارے میں خطوط کے کالم میں کہتے ہیں۔

قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی اور سربراہ جے۔یو۔آئی (ایف) دونوں نے کہا ہے کہ پاکستان میں جداگانہ انتخابات کو جاری رکھنا چاہئے (ڈان ۲۳/ ۲۴/ اگست ۱۹۹۳ء) قاضی صاحب نے دلیل یہ دی ہے کہ جداگانہ انتخابات قائداعظم ہی کا فیصلہ تھے۔ اس لئے کہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ مسلمان ایک الگ قوم ہیں ہم اب اس کو کس طرح بدل سکتے ہیں اور یہ بات پاکستانی نظریہ کے بھی خلاف ہوگی۔

قاضی صاحب قائداعظم کے ایک بیان کو پاکستان کے سلسلے میں اس طرح پیش کرتے ہیں جو انہوں نے غیر منقسم شدہ ہندوستان میں اس وقت خصوصی کمیونل حالات میں دیا تھا ہندو پوری طرح اکثریت میں تھے اور وہ کھلم کھلا مسلمانوں کو ختم کرنے کی دھمکیاں دے رہے تھے۔ جب اقتدار ان کے سپرد کیا جاتا تو اس تناظر میں قائد نے کہا کہ مسلمان ایک الگ قومیت ہیں اور آپ نے ان کے لئے ایک الگ خطہ مانگنے کی بات کی۔ اقتدار تقسیم کیا جاتا تھا اگر آل انڈیا نیشنل کانگریس قائد کے مطالبات مان لیتی کہ مسلمانوں کے مفادات اور ان کے حقوق کا تحفظ کیا جائے تو ہندوستان کبھی تقسیم نہ ہوتا۔ بہرحال پاکستان کا ایک آزاد مملکت کے لحاظ سے قیام ایک ایسی بات تھی جس نے حالات کو پوری طرح تبدیل کر کے رکھ دیا۔ پاکستان میں رہنے والے غیر مسلم ایک نہایت چھوٹی سی اقلیت بن کر رہ گئے۔ اس لئے قائداعظم نے اپنے پہلے بیان کو ترک کر دیا اور وہ بھی جتنی جلدی ہو سکتا تھا۔

۱۱/ اگست ۱۹۴۷ء کو کنسٹی ٹیوانٹ اسمبلی کے پہلے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے بطور ملک کے پہلے صدر کے آپ نے فرقہ واریت "کمیونلزم" کو انتہائی طور پر سختی کے ساتھ مسترد کیا اور تمام پاکستانی شہریوں کو برابر کے حقوق دیئے اور برابر کے فرائض' چاہے ان کا مذہب' ان کی قوم' یا ان کا مسلک' یا ان کا علاقہ کوئی بھی ہو قائد کی خواہشات کے احترام میں مخلوط انتخاب کا سسٹم پاکستان میں ایک لمبے عرصے تک جاری رہا۔ حتیٰ کہ ایک فوجی ڈکٹیٹر نے مخلوط انتخابات کے بدلے جداگانہ انتخابات کی پالیسی اختیار کی جو سیاسی طور پر ان کے لئے ذاتی طور پر مفید تھی۔

قاضی صاحب کی دلیل کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ مخلوط انتخابات کے اجراء سے ہم پاکستان کے نظریہ کی مخالفت کرنے والے ہوں گے اگر پاکستانی نظریہ اس تناظر میں وہ نہیں ہے جو قائد نے تشکیل دیا تھا اور جو ایک لمبے عرصے تک پاکستان میں جاری رہا تو قاضی صاحب بتائیں کہ وہ پھر کیا ہے اور وہ اس کا کس طرح دفاع کریں۔

جے۔یو۔آئی (ایف) کے سربراہ نے صرف اتنا ہی کہا ہے کہ اگر آپ اسے اسلامی سسٹم کہتے ہیں تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہی سسٹم مسلمانوں کے لئے ہو اور وہی سسٹم غیر مسلموں کے لئے۔ آپ نے سارا معاملہ قارئین پر چھوڑ دیا ہے جو یہ اندازہ لگائیں کہ ان کے اس بیان کا مطلب کیا ہے اور قاری کو اس معمہ کے حل کرنے میں خاصی مشکل پیش آتی ہے

میثاق مدینہ اس معاملے میں خوب واضح ہے۔ اس کے مطابق غیر مسلموں کو مسلمانوں کے ساتھ برابری کے حقوق حاصل تھے۔ ایک مسلمان ریاست کے سیاسی امور میں برابری کے حقوق حاصل تھے اس چارٹر میں رسول اکرم ﷺ نے یہ اعلان کیا تھا کہ مسلمان اور غیر مسلم ایک ہی کمیونٹی ہیں۔ امت واحدہ۔ مدینہ کے دفاع کے لئے۔

ایک اور بات جو قابل غور ہے یہ ہے کہ اسلام عالمگیر مذہب ہے اور اس کے لئے آسمانی حکم یہ ہے کہ ساری دنیا کو ایک بھائی چارے میں جمع کیا جائے۔ یہ ہدف کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اگر مسلمان غیر مسلمانوں سے اپنے آپ کو الگ کر لیں اور بجائے انہیں اسلام کے قریب لانے کے انہیں دور کرتے چلے جائیں۔

سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ اقلیتوں نے متعدد بار اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ انتخابات کو مخلوط بنایا جائے۔ کیونکہ جداگانہ انتخاب سے انہیں قومی سیاست کے بڑے دھارے سے الگ کر دیا گیا ہے۔ ان حالات میں ان پر جداگانہ انتخاب ٹھونسنا یقینی طور پر جمہوریت کے اصولوں کے خلاف ہے۔

ڈان

۱۳- ستمبر ۱۹۹۳ء

فاروق شاہین (کراچی) ڈان کے ۱۳/ ستمبر ۱۹۹۳ء کے شمارے میں امریکہ اور کشمیر کے عنوان سے خطوط کے کالم میں کہتے ہیں۔

USA & Kashmir

DESPITE Pakistan's repeated clarification about her position on Kashmir's issue, the United States has always been reluctant alongwith India to accept that Pakistan is only extending moral and diplomatic support to the people of held Kashmir who, despite all the atrocities and inhuman treatment being meted out to them by the usurper Indian forces, are fighting for the liberation of their land.

Pakistan has always been ready to invite international observers to see for themselves and decide as to how cruel India has been to the innocent people of held Kashmir and her obduracy in not holding plebiscite to give the Kashmiri people the right to decide as to what they want for their future.

In response to Pakistan's offer, so far, many foreign dignitaries have visited Azad Kashmir and, after having collected evidences, have described the atrocities and tortures on the people of held Kashmir by the remorseless Indian forces much more horrifying than being published in the international Press.

Both Pakistan and India have on occasions expressed their desire to have their strained relations kept on the track of normalisation. But they both concede that the normalisation of relations hinges on the political solution to the Kashmir problem. So, unless this occurs, no breakthrough is expected.

Being the only superpower left in this world, the USA must play a more convincing role in getting the grievances and hardships of the oppressed people present in different parts of the world, removed so that they are not deprived of their legitimate and inborn right to remain liberal and enjoy the blessings of freedom.

The USA must pay heed to the agony of the Kashmiri people and use its influence to make India abide by all the UN Resolutions passed in this regard. Only by making India desist from suppressing the feelings of the Kashmiri people and act in accordance with the Simla Pact, the objective of a tension-free atmosphere and peace in this part of South Asia could be achieved.

FAROOQ SHAHEEN
Karachi

DAWN MONDAY,

SEPTEMBER 13, 1993

اگرچہ پاکستان نے بار بار مسئلہ کشمیر کے متعلق اپنی پوزیشن کی وضاحت کی ہے۔ امریکہ ہمیشہ ہندوستان کی طرح اس بات کے ماننے سے تردد کرتا رہا ہے کہ پاکستان صرف اخلاقی اور سفارتی مدد مقبوضہ کشمیر کو مہیا کر رہا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو انتہائی ظلم و تشدد کے باوجود جو ان سے وحشی ہندوستانی فوجیں کر رہی ہیں اپنی سر زمین کی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

پاکستان نے ہمیشہ اس بات کا اظہار کیا ہے کہ وہ عالمی آبزرورز کو دکھانا چاہتے ہیں کہ حالات کیا ہیں تاکہ وہ خود فیصلہ کریں کہ مقبوضہ کشمیر کے معصوم لوگوں پر کس قدر زیادتی ہو رہی ہے۔ اور ہندوستان کس ہٹ دھرمی سے کشمیریوں کو استصواب رائے کا حق دینے سے انکار کر رہا ہے۔ کشمیری لوگ استصواب رائے کا حق اس لئے مانگتے ہیں کہ وہ اپنے مستقبل کے متعلق فیصلہ کر سکیں۔

پاکستان کی خواہش پر اب تک کئی بیرونی ممالک کے زعماء نے آزاد کشمیر کا دورہ کیا ہے اور وہاں سے شواہد اکٹھے کرنے کے بعد جو وہاں تشدد کیا جا رہا ہے اسے بیان کیا ہے۔ یہ تشدد ہندوستانی بے درد فوجیں کر رہی ہیں انہوں نے دیکھا ہے کہ جتنا عالمی پریس میں بتایا جاتا ہے تشدد اس سے بہت زیادہ ہے۔

پاکستان اور ہندوستان دونوں نے کئی مواقع پر اس بات کا اظہار کیا ہے کہ وہ اپنے کشیدہ تعلقات نارمل حالات میں لانا چاہتے ہیں۔ لیکن دونوں اس بات کا بھی اعتراف کرتے ہیں کہ حالات کا نارمل ہو جانا اس بات پر منحصر ہے کہ کشمیر مسئلہ کا سیاسی حل سامنے آ جائے اس لئے جب تک ایسا نہیں ہوتا اس سلسلے میں کوئی پیش رفت نہیں ہو سکتی۔

اس وقت چونکہ امریکہ ہی ایک سپر پاور رہ ہے اسے چاہئے کہ وہ ایسا کردار ادا کرے کہ جہاں پر بھی لوگ مشکلات میں سے گذر رہے ہیں یا ان پر تشدد کیا جا رہا ہے ان کی مدد کرتے ہوئے ان کے حالات درست کئے جائیں۔ تاکہ وہ لوگ اپنے جائز قانونی پیدائشی حق سے محروم نہ رہیں۔ اور آزادی کی نعمت سے حصہ لے سکیں۔

امریکہ کو چاہئے کہ وہ کشمیری لوگوں کی تکالیف کا احساس کرے اور اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے ہندوستان سے ان قراردادوں پر عمل کروائے جو اقوام متحدہ میں اس سلسلے میں منظور کی گئی تھیں۔ صرف ہندوستان کو لوگوں کو دبانے سے باز رکھنے ہی سے اس علاقے کو کشمکش اور کشیدگی سے مبراء قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور یہی ایک صورت ہے جس کے ذریعے جنوبی ایشیاء میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

صدقات برائے نادار مریضان

صدقات بلاؤں کو ٹال دیتے ہیں اور ناگہانی آفات سے بچاتے ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں نادار مریضوں کا علاج احباب جماعت کے صدقات و عطیات سے ہوتا ہے۔ احباب جماعت سے اس مد میں فراخدلی سے عطیات دینے کی گذارش ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زراعت کالم

سید ظہور احمد شاہ

موسم سرما کی سبزیوں کی گھریلو کاشت

موسم سرما کی سبزیات کی موسمی کاشت کا وقت ستمبر کے پچھلے پندرواڑہ سے لے کر اکتوبر کے نصف تک ہے۔

سبزیات کے اعلیٰ قسم کے بیج مقامی محکمہ زراعت سے مل سکتے ہیں۔ ربوہ میں نظارت زراعت کے ذریعہ بھی یہ بیج پیکٹوں کی شکل میں محدود تعداد منگوائے جاتے ہیں اور دس روپیہ فی پیکٹ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں ان پیکٹوں میں موسم سرما کی تقریباً تمام سبزیوں کے بیج گھریلو کیاری کے لئے لفافوں میں بند ہوتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ایک مختصر سا ہدایت نامہ بھی کاشت میں مدد کے لئے ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف قصبوں اور شہروں کی سبزی منڈیوں میں بیج کی دکانیں بھی عام ہوتی ہیں جہاں سے حسب ضرورت بیج خریدے جاسکتے ہیں لیکن ایسی صورت میں یہ دیکھنا آپ کی ذمہ داری ہے کہ بیج صاف اور اچھا ہو اور اس کے علاوہ کیڑے وغیرہ کے حملے سے بھی محفوظ ہو۔

ویسے آج کل بہت سے بیج باہر کے ممالک سے در آمد بھی کئے جاتے ہیں جو ڈبوں میں سیل بند ہوتے ہیں اگرچہ دیسی اقسام کے بیجوں سے مہنگے ہوتے ہیں لیکن ان کی کوالٹی بہت ہی اعلیٰ ہونے کی وجہ سے اگر تھوڑی مقدار میں مل سکیں تو یہی بیج کاشت کرنے چاہئیں یہ بیج قابل اعتبار ہوتے ہیں اور ان سے بہتر کوالٹی کی سبزی زیادہ مقدار میں حاصل ہوتی ہے انہی بیج کی دکانوں سے سبزیوں کی پنیری والے پودے بھی مل سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ پنیریاں خود آسانی سے تیار کی جاسکتی ہیں لیکن وقت اور محنت کی بچت کی خاطر دکانوں سے بھی حاصل کی جاسکتی ہیں۔

گھریلو سبزیوں کی کاشت کے لئے کیمیائی کھادوں کا استعمال اگرچہ فائدہ مند ہوتا ہے لیکن ناتجربہ کاری کی وجہ سے اس کے استعمال میں سے بے احتیاطی سے فصل کا نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے ان کا استعمال بہت توجہ کا طالب ہے۔ اور چونکہ ان کھادوں کا تھوڑی مقدار میں ملنا بھی عموماً مشکل ہوتا ہے اس لئے گھریلو کاشت کے لئے گوبر کی کھاد اور بھل پر ہی توجہ دینی چاہئے۔ کاشت سے قبل گوبر یا پتوں کی گلی سڑی کھاد ۸ تا ۱۰ ٹوکری فی مرلہ ڈال کر زمین میں اچھی طرح ملا دیں اور اگر کیمیائی کھاد کا استعمال کرنا ہو تو نصف کلوگرام فی مرلہ نائٹروفاس اور ½۱ کلو سپر فاسفیٹ کاشت سے قبل ڈال کر زمین میں اچھی طرح ملا دیں۔ اس کے بعد جب فصل اگ آئے تو پہلی گوڈی کرتے وقت نصف کلو فی مرلہ ایمونیم سلفیٹ ڈال کر پودوں کے ساتھ مٹی چڑھا دیں اور فوراً پانی دے دیں کیمیائی کھاد مقررہ مقدار سے زیادہ ڈالنے سے فصل کو نقصان پہنچے گا۔ دیسی کھاد ڈالنے میں یہ احتیاط ازحد ضروری ہے کہ تازہ گوبر کی کھاد ہرگز نہ استعمال کی جائے۔ کیونکہ تازہ گوبر کی کھاد بھی فصل کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اس لئے صرف گلی سڑی کھاد ہی استعمال کی جائے۔

گھروں میں سبزیوں کی کاشت کے لئے بہترین موسم نصف ستمبر سے نصف اکتوبر تک ہے۔

زمین کو ۶ انچ سے ۹ انچ گہرائی تک کھود کر خوب نرم اور بھربھرا کرلیں اور کاشت سے پہلے کیاری کو ہموار بھی کریں۔ تاکہ پانی تمام فصل کو ایک جیسا لگے۔

موسم سرما میں سبزیوں کی آبپاشی ۱۵ یوم کے بعد کرنی چاہئے لیکن شروع میں موسم گرم ہونے کی صورت میں اگر ضرورت محسوس ہو تو وقفہ حسب ضرورت کم کردیں لیکن سردی بڑھ جانے پر وقفہ حسب ضرورت زیادہ کرتے چلے جائیں موسم سرما میں یہ وقفہ ۱۰ سے ۱۵ دن سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔ خیال رکھیں کہ پانی کھیلیوں کے اوپر تک نہ چڑھ جائے اور نہ ہی کیاریوں میں دیر تک کھڑا رہے۔

سبزیوں کی زیادہ اور بہتر فصل حاصل کرنے لئے گوڈی (تلائی) اور جڑی بوٹیوں کی تلفی باقاعدگی سے کرنی چاہئے اور یہ عمل جڑی بوٹیوں کے ختم ہونے تک جاری رکھنا چاہئے۔

سبزیوں کو اگر گھر میں بھی مویشیوں، بکریوں اور مرغیوں، اور پرندوں سے خطرہ ہو تو پھر ان کو محفوظ رکھنے کے لئے باڑ لگانی چاہئے۔

گاجر مولی اور شلغم کی کاشت تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد کی جائے۔ البتہ میتھی پالک ساگ اور دھنیا ایک ہی دفعہ کاشت کردیا جائے۔

مختلف سبزیوں کے لئے کھیلیوں کی چوڑائی اور پودوں کے فاصلے درج ذیل دیئے جاتے ہیں۔

نام سبزی	قطاروں کا درمیانی فاصلہ	پودوں کا فاصلہ
مولی	½۲ فٹ کھیلیوں کے دونوں طرف کاشت کریں	۳"
شلغم	ایضاً	۳"
گاجر	ایضاً	۲"
دھنیا	ایضاً	۴"
سلاد	۲ فٹ	۱ فٹ
چقندر	½۲ فٹ کھیلیوں کے دونوں طرف کاشت کریں	۴"
مٹر	۴ فٹ پٹریاں چھوڑ کر کھیلیوں کے دونوں طرف	۴"
پھول گوبھی	۳ فٹ چوڑی کھیلیوں کے دونوں طرف کاشت کریں	۴"
بند گوبھی	پر ایک طرف	۱ فٹ

گوبھی سرسوں، پالک، میتھی اور دھنیا کھیلیوں پر یا بذریعہ چھٹہ دونوں طرح کاشت کئے جاسکتے ہیں

یاد رفتگان

نصیر احمد بلوچ

محترمہ کبریٰ خانم صاحبہ

میری پیاری آپا جان محترمہ کبریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ نور محمد صاحب بلوچ مورخہ ۲۴/جون بروز جمعرات۔ قضائے الٰہی وفات پاگئیں ہیں موصوفہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں اور بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں احمدیت کی شیدائی تھیں اور بہت حلیم اور صابرہ تھیں بیماری کے آخری ایام میں بھی صبر کا دامن تھامے رکھا اور اپنے پیارے خدا سے رحم مانگتی رہیں۔

اپنی زندگی کا ایک حصہ خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں گزارا اور تاعمر اسی وقت کو اپنی زندگی کی خوش قسمتی تصور کرکے یاد کرتی رہیں اپنی زندگی کے آخری ایام میں ہاسپٹل میں بیماری کی حالت میں حضور کے نام خط لکھوایا اس میں حضور انور سے وابستہ بچپن کی معصوم اور نیک یادیں تحریر کروائیں۔ اسی طرح حضرت ام طاہر کی شفقتوں اور خلوص کو بہت یاد کیا کرتی تھیں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا بے لوث پیار اور ہمدردی انھیں یاد آتی رہتی تھی کہ کس طرح ہم سب کو اپنے گھر کے افراد کی طرح چاہتے تھے کبھی فرق نہیں کیا تھا۔ اپنے آپ کو بہت حقیر اور عاجز سمجھتی تھیں خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے کسی بچے کا ذکر بھی بڑے پیار سے کرتی اور بڑے ادب واحترام سے کرتی تھیں اور آنکھوں سے اشک رواں ہوجاتے تھے۔

حضور انور کے بیرون ملک تشریف لے جانے پر بہت اداس اور افسردہ تھیں ہر وقت بخیریت واپسی کی دعا کرتی تھیں اور ان کا دل حضور سے ملاقات کے لئے اور حضور پرنور کے دیدار کے لئے تڑپتا رہتا تھا۔ بیماری کی وجہ سے قادیان کے جلسہ میں بھی شامل نہ ہوسکیں جس کا انھیں بہت ملال تھا جماعت کے ہر فرد کو قابل عزت سمجھتی تھیں اور اس سے پیار کرتی تھیں اپنی زندگی میں بہت سی مشکلات اٹھائیں مگر ہمیشہ ثابت قدم رہیں ہمارے ابو بلوچ ہیں جو کہ احمدی نہیں ہیں آپا جان نے ان کے ساتھ بڑا اچھا وقت گزارہ اور اپنی اولاد کے دل میں احمدیت کا حقیقی پیار اور محبت ڈالی خدا کے فضل سے ان کی اکثر اولاد احمدی ہے۔

گھر میں مذہبی اختلاف ہونے کے باوجود جماعت کے کاموں میں چندہ جات میں ہمیشہ پیش پیش رہیں اور خدا کے فضل سے ہمیشہ سبقت لے جاتی رہیں وصیت کے چندہ کی بروقت ادائیگی کے لئے ہر وقت بے چین رہتی تھیں جب ان کا ریکارڈ چیک کیا گیا تو ادائیگی جون ۹۵ء تک کی کی ہوئی ہے کیا جذبہ پایا جاتا تھا احمدیت اور مرکز سے پیار کا یہ حال تھا کہ کوئی معمولی خط بھی مرکز سے آجاتا تو اس کو اپنی متاع حیات کی طرح سنبھال کر رکھتیں اور خط کو یا مصباح کو پڑھتی جاتیں اور آنکھوں سے اشک جاری رہتے اس طرح قادیان کا ذکر بہت پیار سے کرتی تھیں وہاں کی گلیاں رستے اور مکان سب ذہن میں نقش تھے اور انھیں یاد کرکر کے اکثر روتی رہتی تھیں۔

قارئین کرام سے میری درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ میری پیاری آپا جان کو اپنے قرب خاص میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

خواجہ محمد اکرم

محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ

میری پیاری والدہ صاحبہ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ بیوہ مرزا محمد امین صاحب محمد نگر لاہور مورخہ ۱۰/مارچ ۱۹۹۳ء کو انتقال فرما گئیں۔ آپ چند ماہ کی بیماری میں آخری گیارہ دن فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہیں۔ اور وہیں ہسپتال میں ہی وفات ہوگئی۔ پیاری والدہ صاحبہ کی عمر وفات کے وقت تقریباً اکیاسی سال تھی۔ آپ نے شادی کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے عہد میں بیعت کی۔ اور بعد میں ساری زندگی خدمت دین میں وقف کردی۔ آپ نے تقریباً ۲۱ سال لجنہ اماء اللہ محمد نگر لاہور میں بطور سیکرٹری مال خدمات انجام دیں۔ ۱۰ سال تک صدر لجنہ حلقہ محمد نگر لاہور بھی رہیں۔ ساتھ ساتھ سیکرٹری مال۔ سیکرٹری نمائش اور سیکرٹری خدمت خلق کا کام بھی

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر ۲۹۱۷۸ میں شوکت امین چوہدری ولد بابو محمد حمید احمد قوم پیشہ کاروبار عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی ساکن U.S.A. بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۲-۲۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

Share in Business Property in Kakachi Value Rs.125000

اس وقت مجھے مبلغ ۲۴۰۰۰ ڈالر سالانہ بصورت کاروبار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شوکت امین چوہدری

6604 chestnut St. Upper Darby P.A.1982a U.S.A.

گواہ شد نمبر ۱ امتیاز احمد وصیت نمبر ۲۲۵۶۹ U.S.A. گواہ شد نمبر ۲ ڈاکٹر نعیم اللہ ولد احسان اللہ U.S.A.

مسل نمبر ۲۹۱۷۹ میں لئیق احمد بلال ولد چوہدری مجید احمد صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۴ سال بیعت پیدائشی ساکن چک نمبر ۵۶۵ گ ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۶-۱۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد لئیق احمد بلال چک نمبر ۵۶۵ گ ب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر ۱ مجید احمد ولد چوہدری برکت علی والد موصی شورکوٹ کینٹ گواہ شد نمبر ۲ رانا شرافت علی ولد رانا محمد علی خان صاحب شورکوٹ کینٹ

مسل نمبر ۲۹۱۸۰ میں عطیۃ الوہاب بنت شفیق احمد صاحب قوم بٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی ساکن ۱۱/۱۷ دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۶-۱۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ عطیۃ الوہاب بنت شفیق احمد ۱۱/۱۷ دارالصدر شرقی عقب ہسپتال ربوہ گواہ شد نمبر ۱ ضیاء اللہ بھٹی وصیت نمبر ۲۰۰۱۰۔ گواہ شد نمبر ۲ محمد حنیف ولد حسین بخش سیکرٹری مال۔

11/17 دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر (۱)
گواہ شد نمبر ۱۔ ناصر احمد بھلی پسر وصیت کنندہ

مسل نمبر ۲۹۱۸۱ میں ارشاد بیگم زوجہ چوہدری محمد یعقوب کاہلوں قوم پنوں جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۶-۱۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) بالیاں ۱/۲ ۱ تولہ قیمت =/۱۷۵۰ روپے (۲) انگوٹھی 1/2 1 تولہ =/۱۷۵۰ روپے (۳) حق مہر =/۱۰۰۰ روپے (۴) نقد =/۲۵۰۰۰ روپے (۵) گھڑی سیکو 5 =/۱۰۰۰ روپے اسوقت مجھے مبلغ =/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ ارشاد بیگم A/1-3 بیت الکرام دارالصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ ظفر احمد ظفر ولد چوہدری نواب دین مربی سلسلہ ربوہ گواہ شد نمبر ۲ محمد اکرم خالد

وصیت نمبر ۲۴۱۲۲ دارالصدر غربی ربوہ

مسل نمبر ۲۹۱۸۲ میں امتہ الرشید زوجہ چوہدری بشیر احمد باجوہ قوم کاہلوں جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال بیعت پیدائشی ساکن منڈیکے بیریاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۱-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر =/۱۰۰۰ جو بصورت زیور وصول ہو گیا ہے جسکا وزن (۱) تولہ (۹) ماشے ہیں جس کی قیمت =/۶۳۰۰ روپے (۲) ایک جوڑی کانٹے طلائی وزن (۱) تولہ قیمت =/۳۶۰۰ روپے (۳) ۱۴ کنال زمین واقع کھرپہ ضلع سیالکوٹ جو والد کے ترکہ میں سے حصہ بنتا ہے اسکی موجودہ قیمت =/۶۰۰۰۰ روپے ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ =/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامہ امتہ الرشید اہلیہ بشیر احمد باجوہ منڈیکے بیریاں ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر ۱ بشیر احمد ولد محمد ابراہیم منڈیکے بیریاں ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر ۲ محمد شعیب طاہر مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۶۳۱۳۔

مسل نمبر ۲۹۱۸۳ میں امتہ المتین بنت بشیر احمد باجوہ قوم پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی ساکن منڈیکی بیریاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷-۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) ایک عدد سیٹ چاندی وزن ۳۲۔ گرام ۵۰۰۔ ملی گرام مالیتی =/۵۵۲ روپے (۲) ایک عدد طلائی کوکا مالیتی =/۱۸۰ روپے نقد رقم مبلغ =/۳۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامہ امتہ المتین بنت بشیر احمد منڈیکے بیریاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر (۱) بشیر احمد ولد محمد ابراہیم صاحب منڈیکے بیریاں ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر (۲) محمد شعیب طاہر مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۶۳۱۸۔

کوٹھی برائے فروخت

○ ربوہ محلہ ناصر آباد میں واقع امریکن ڈیزائن کے مطابق آر سی سی تعمیر کے ساتھ اپنی نوعیت کی واحد کوٹھی برائے فروخت ہے۔ خواہش مند احباب مزید تفصیلات محترم محمد رفیع خان صاحب خان میڈیکل سٹور۔ اقصیٰ چوک۔ ربوہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

بقیہ : ص ۲

اور اخبار نے لکھا ہم احمدی نوجوان کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس کی طرز بحث اور طریق پبلک کو حیرت میں ڈال رہا تھا۔ اور اس کی مذہبی معلومات کی وسعت ظاہر کر رہی تھی۔ کہ وہ کوئی معمولی عالم نہیں۔

بقیہ : ص ۶

جاری رکھا۔

آپ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ اور آخر دم تک مخلصانہ تعلق رہا۔ آپ بہت رحم دل اور سخی تھیں۔ صدقہ و خیرات نہایت کثرت سے کرتی تھیں۔ احمدی اور غیر از جماعت بچیوں کی شادی میں دل کھول کر شامل ہوتی تھیں۔ بعض مستحق خواتین کا ماہانہ مقرر کر رکھا تھا۔ اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ آپ کے بڑے بیٹے پروفیسر مرزا محمود احمد ماڈل ٹاؤن لاہور میں ہیں۔ منجھلے بیٹے ڈاکٹر مرزا ناصر احمد پی ایچ ڈی ساؤتھ ایمپٹن لندن تھے۔ جو ۵۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے جوان بیٹے کی موت کا صدمہ بڑے صبر اور رضا کے ساتھ برداشت کیا۔ در حقیقت آپ کی پوری زندگی صبر و برداشت کا ایک اعلیٰ نمونہ تھی۔ وفات کے وقت پیاری والدہ صاحبہ خاکسارہ کے پاس تھیں۔ آپ نے آخری بیماری کے دوران صبر اور حوصلہ کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مورخہ ۱۱/مارچ 1993ء کو تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ اپنے خاص فضل و کرم سے والدہ صاحبہ کو جنت میں مقام خاص عطا فرمائے۔ اور ہمیں پیاری والدہ کی جدائی کے صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۵۔ ستمبر۔ گرمی کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔ ربوہ کا درجہ حرارت ۳۴ درجے سنٹی گریڈ

○ باغبانپورہ لاہور کے گنجان علاقے میں دہشت گردی کی ایک لرزہ خیز واردات میں گذشتہ روز علی الصبح ایک گھر میں پانچ کمسن بچوں اور ان کی ماں کو تیز دھار آلات سے قتل کر دیا گیا۔ بچوں کا باپ رات کو گھر سے باہر تھا۔ اس گھر کا بارہ سالہ بچہ جو رات [illegible]دی کے گھر تھا گھر میں موجود نہ ہونے کی وجہ سے زندہ بچ گیا۔ بچوں کے والد نے جو ٹافیوں کی ایک چھوٹی سی دکان کرتا ہے بتایا ہے کہ اس کی کسی سے کوئی دشمنی نہیں۔ ملزموں نے جائے واردات پر کوئی نشان نہیں چھوڑا۔ اس مکان کا ایک ہی کمرہ تھا۔ پولیس نے اس واقعہ کو حالیہ تخریبی کارروائیوں کا تسلسل قرار دیا ہے۔

○ باغبانپورہ اور شالیمار کے علاقے کے لوگ دہشت گردی کی اس واردات کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے سڑکوں پر نکل آئے۔ زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ ٹائروں کو آگ لگا کر جی ٹی روڈ پر ٹریفک جام کر دی گئی صبح سات بجے سے دوپہر ایک بجے تک ٹریفک بند رہی۔

○ سپریم کورٹ نے نادہندگی کے الزام میں نااہل قرار دیئے جانے والے دو امیدواروں لیاقت جتوئی اور اعجاز جتوئی کو انتخابی مہم چلانے کی اجازت دے دی ہے۔ عدالت عظمیٰ نے اٹارنی جنرل اور ایڈووکیٹ جنرل کو ۲۷ ستمبر کو طلب کر لیا ہے۔ اس کیس میں نادہندگان کو الیکشن سے روکنے کے صدارتی آرڈیننس کو چیلنج کیا گیا ہے۔

○ نگران حکومت نے پانچ بڑی سیاسی جماعتوں سے اپنے اقدامات کے لئے تحفظ حاصل کر لیا ہے۔ نگران وزیر اعظم مسٹر معین قریشی نے پانچوں جماعتوں کے سربراہوں سے خود رابطہ کیا اور ان سے یقین دہانی لی کہ برسراقتدار آنے کی صورت میں وہ نادہندگان کے خلاف کارروائی کا فیصلہ واپس نہیں لیں گے۔ پٹرول بجلی گیس کی قیمتوں میں اضافہ بھی واپس نہیں لیا جائے گا۔ کنسورشیم سے کئے گئے وعدوں پر بھی عمل درآمد ہو گا۔

○ منشیات کے مبینہ سمگلر امان اللہ کنڈی کو قبائلی علاقے میں پناہ دینے کے مسئلے پر مسعود قبائل میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔

○ سپاہ صحابہ کے مولانا ضیاء الرحمان فاروقی نے کہا ہے کہ شیر درندگی اور تیر ظلم کی علامت ہے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ نگران حکومت نے نادہند سیاستدانوں کے بیرون ملک جانے پر پابندی لگا دی ہے۔

○ چنیوٹ کے قریب منگوانہ نامی گاؤں میں ڈاکوؤں نے حبیب بنک سے ۲ لاکھ روپے لوٹ لئے۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ مارشل لاء کے سوا اب کوئی راستہ ہی نہیں رہا۔ فوجی بوٹوں کا لانگ مارچ شروع ہو چکا ہے حالات مکمل مارشل لاء کی طرف جا رہے ہیں۔ الیکشن کی بساط لپیٹ دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف سے میرا اختلاف جاری ہے جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ ملکی مسائل کا حل یہی ہے کہ آئین کو منسوخ کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا ملکی سلامتی کے لئے دعا کریں۔

○ ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ نواز شریف اپنی بوئی ہوئی فصل کاٹنے کے لئے تیار رہیں۔

○ روس کی اعلیٰ ترین عدالت۔ آئینی عدالت نے روس کے صدر مسٹر یلسن کے اس حکم کو غیر آئینی قرار دے دیا ہے جس کے تحت انہوں نے پارلیمنٹ توڑی تھی۔ نئے صدر مسٹر رسکوئی نے فوج اور پولیس کو ہدایت کی ہے کہ وہ یلسن کا حکم نہ مانے امریکہ برطانیہ اور فرانس یلسن کی حمایت کر رہے ہیں۔

○ نواز شریف نے اسلامی فرنٹ اور جماعت اسلامی کے خلاف اپنے بیان کی تردید کر دی ہے۔ اور جماعت اسلامی کو نظریاتی حلیف قرار دیا ہے۔

○ حکومت پاکستان نے پہلی بار ایک ایسی ڈائرکٹری شائع کی ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کون ٹیکس دہندہ کتنا ٹیکس ادا کرتا ہے۔ اس ڈائرکٹری میں حلقہ وار تمام ٹیکس دہندگان کے نام پتے بشمول آمدنی اور ادا شدہ اور واجب الادا ٹیکس کی تفصیل درج ہے۔ یہ ڈائرکٹری ریجنل کمشنز اور انکم ٹیکس کمشنر کے دفاتر میں دستیاب ہے۔

○ اسلامی فرنٹ کے حافظ سلیمان بٹ نے کہا ہے کہ بے نظیر کا دور سراپا کفر اور نواز شریف کا دور فرعون کا دور تھا۔

○ ایک امریکی ادارے نے اطلاع دی ہے کہ بھارت کے پاس ۵۰۔ ایٹم بم موجود ہیں۔

○ سابق ایم پی اے اور پیپلز پارٹی کے پرانے رہنما اسلم گورداسپوری ۴۸ گھنٹے مسلم لیگ میں رہنے کے بعد واپس پیپلز پارٹی میں آ گئے ہیں۔ انہوں نے بے نظیر بھٹو کے ٹیلی فون کے بعد کہا کہ میں مایوسی کے عالم میں پیپلز پارٹی سے چلا گیا تھا۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ فتح مسلم لیگ کا مقدر بن چکی ہے میں عوام کی خاطر لڑتا رہا ہوں اور لڑتا رہوں گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے پیپلز پارٹی کے پرفریب دعووں کو سمندر میں پھینک دیا ہے۔ ہم برسراقتدار آکر دنیا بھر کی دولت غریبوں کے قدموں میں نچھاور کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سابق صدر اسحاق نے پاؤں باندھ کر تاوان وصول کرنے والوں کو وزیر بنایا قوم انہیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔ ہم اللہ تعالیٰ سے روٹی کپڑا اور مکان مانگتے ہیں اسلامی فرنٹ اور پیپلز پارٹی مل کر ملک توڑنا چاہتے ہیں جب تک پیپلز پارٹی کا صفایا نہ ہو جائے چین سے نہیں بیٹھوں گا۔

○ مسٹر آصف علی زرداری انتخابات میں غیر معمولی عدم دلچسپی کا مظاہرہ کر رہے ہیں پوری انتخابی مہم میں وہ ایک بار بھی اپنی بیگم محترمہ بے نظیر بھٹو کے ہمراہ نظر نہیں آئے۔ جتوئی خاندان کی نااہلی کے باعث ان کی کامیابی یقینی ہو گئی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عوام نے الیکشن سے قبل ہی پیپلز پارٹی کو واضح مینڈیٹ دے دیا ہے نواز شریف اب کبھی دوبارہ حکومت میں نہیں آئیں گے۔ کاغذی شیر اب بھاگتا پھرتا ہے عوام کے تیر آخری دم تک اس کا پیچھا کریں گے اور ۶۔ اکتوبر کو اسے بھیگی بلی بنا کر بھگا دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میرے ساتھ ۱۲۔ کروڑ عوام ہیں۔ میری زبان عوام کی زبان ہے۔ جسے روکنا کسی کے بس میں نہیں ہے۔

○ قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ہمارے بغیر کوئی حکومت نہیں چلے گی۔ سرمایہ داری اور جاگیرداری سے نجات کے لئے نواز شریف کی شکست ضروری ہے۔

○ فوجی کور کمانڈروں کے اجلاس میں منصفانہ انتخابات کی حکمت عملی کو عملی شکل دے دی گئی ہے۔

ہرسائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کیلئے

عثمان الیکٹرونکس

۱- لنک میکلوڈ روڈ لاہور پر تشریف لائیں

فون: ۷۲۲۳۴۰۴ - ۷۲۳۱۶۸۰ - ۷۲۳۱۶۸۱

○ دہشت گردوں کے حملے سے نواب شاہ کے ڈی ایس پی اور مجسٹریٹ زخمی ہو گئے ان کا ڈرائیور ہلاک ہو گیا۔ مقابلے میں دو دہشت گرد بھی ہلاک ہو گئے۔

درخواست دعا

○ عزیز منور احمد لقمان ابن مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب ناصر واقف زندگی پندرہ روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عاجلہ وکاملہ عطا فرمائے۔

○ محترمہ امتہ القدوس صاحبہ بنت مکرم عبدالرشید قریشی ایڈووکیٹ سابق وکیل المال تحریک جدید ربوہ بوجہ کینسر بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

دانتوں کا معائنہ مفت احمد ڈینٹل کلینک

ڈینٹسٹ طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

رانا ندر احمد ۴/۱-۲ بجے تا ۸/۱-۲ بجے شام

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز، پوٹنسیاں اور بائیوکیمک کی تمام ادویات خالی شیشیوں کے علاوہ اور ہر قسم کی ٹکیاں اور گولیاں بھی دستیاب ہیں۔

شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔

کیور۔ سٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

گولی بازار- ربوہ پاکستان- فون آفس 771 کلینک 606

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں

ہر قسم ڈش انٹینا

خریدنے کے لئے

قیمت۔ /۱۳۵۰۰ ڈش ۱۲' بمع مکمل فٹنگ

نیو محمود ٹیلیویژن

۲۱ - ہال روڈ - لاہور

فون: ۳۵۵۴۲۲- ۷۲۲۶۵۰۸

پتہ